

سورة الانفال رکوع نمبر 4:

(آیت نمبر 29 تا 37)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُفْثِنُوا	وہ قید کر دیں	أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ	پہلوں کی کہانیاں
مَكَائِي	سیٹیاں	تَضَدِيَّةٌ	تالیاں
فَبَزَّ كُمَه	وہ جمع کرے اسے		

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اِنَّ	تَتَّقُوا	اللّٰهُ	يَجْعَلْ	لَكُمْ
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو	اگر	ڈرو گے تو	اللہ سے	کر دے گا (پیدا)	تمہارے لیے

مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے

فَوْقَانَا	وَيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّئَاتِكُمْ	وَيَغْفِرْ لَكُمْ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ
امتیاز	اور مٹا دے گا	تم سے	گناہ تمہارے	اور بخش دے گا تمہیں	اور اللہ	صاحب فضل ہے

اگر تم کو مٹا کر دے گا (یعنی تم کو مٹا کر دے گا) اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا، اور خدا بڑے فضل والا ہے۔ (29)

الْعَظِيمِ (29)	وَإِذْ	يَمْكُرُ	بِك	الَّذِينَ كَفَرُوا	لِيُفْثِنُوا	أَوْ يُفْثِنُوا
عظیم	اور جب	چال چلتے تھے	ساتھ تیرے	اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	قید کر ڈالیں تھے	یا مار ڈالیں تھے

اور (محمد اس وقت یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے۔ کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں

أَوْ يُخْرِجُوا	وَيَمْكُرُونَ	وَيَمْكُرُونَ	اللّٰهُ	وَاللّٰهُ	خَيْرٌ	الْمُكْرِينَ (30)
یا نکال دیں تھے	اور وہ چال چل رہے تھے	اور چال چل رہا تھا ادھر	اللہ	اللہ	بہترین	تدبیر کرنے والا ہے

یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ (30)

وَإِذَا	تَنَلْنِي	عَلَيْهِمْ	أَيُّنَا	قَالُوا	قَدْ سَمِعْنَا	لَوْ
اور جب	پڑھ کر سنائی جاتی ہیں	ان کو	آیتیں ہماری	کہتے ہیں	تحقیق ہم نے سن لیا	اگر

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا،

نَسَآئِي	لَقُلْنَا	مِثْلَ	هَذَا	إِنْ	هَذَا	إِلَّا
ہم چاہیں	تو کہہ دیں ہم	مانند	اس کی	نہیں	یہ (قرآن)	مگر

اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی

أَسَاطِيرُ	الْأَوَّلِينَ (31)	وَإِذْ	قَالُوا	اللّٰهُمَّ	إِنْ	كَانَ
حکایتیں	پہلے والوں کی	اور جب	کہنے لگے	اے اللہ	اگر	ہے

حکایتیں ہیں۔ (31) اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے

هَذَا	هُوَ	الْحَقُّ	مِنْ عِنْدِكَ	فَأَمْطِرْ	عَلَيْنَا	حِجَابَةً
یہی	وہ	سچا	تیری طرف سے	تو برس	ہم پر	پتھر

برحق ہے۔ تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا

سورة الانفال رکوع نمبر 4

قرآن مجید

مِنَ السَّمَاءِ	أَوْ	اَنْتُنَا	بِعَذَابٍ	الْيَمِ (32)	وَمَا	كَانَ
آسمان سے	یا	لے آہم پر	عذاب	دروناک	اور نہیں	تھا

یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔ (32) اور خدا ایسا نہ تھا

اللَّهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	وَأَنْتَ	فِيهِمْ	وَمَا	كَانَ	اللَّهُ
اللہ	کہ عذاب دیتا انھیں	اور تم	ان میں تھے	اور نہیں	ہے	اللہ

کہ جب تک تم ان میں تھے انھیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا

مُعَذِّبَهُمْ	وَهُمْ	يَسْتَغْفِرُونَ (33)	وَمَا لَهُمْ	أَلَّا	يُعَذِّبَهُمْ	اللَّهُ
عذاب دینے والا ان کو	اور وہ	بخشش مانگتے ہوں	اور کیا ہے ان کے لیے	کہ نہ	عذاب کرے ان کو	اللہ

کہ وہ بخشش مانگیں اور انھیں عذاب دے۔ (33)

وَهُمْ	يَصُدُّونَ	عَنِ الْمَسْجِدِ	الْحَرَامِ	وَمَا	كَانُوا	أَوْ لِيَأْتِيَهُ
جب کہ وہ	روکتے ہیں	مسجد سے	عزت والی	اور نہیں	ہیں وہ	متولی اس کے

اور اب ان کے لیے کون سی وجہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے جب کہ وہ مسجد محترم (میں نماز) پڑھنے سے روکتے ہیں۔ اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں

إِنْ	أَوْ لِيَأْتِيَهُ	أَلَّا	الْمُتَّقُونَ	وَلَكِنْ	أَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُونَ (34)
نہیں	متولی اس کے	مگر	پرہیزگار	اور لیکن	اکثر ان میں سے	نہیں جانتے

اس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (34)

وَمَا	كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ النَّبِيِّ	أَلَّا	مَكَائِي	وَتَضِيدَهُ
اور نہ	تھی	نماز ان کی	نزدیک کعبہ کے	مگر	سیٹیاں بجانا	اور تالیاں بجانا

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا اور کچھ نہ تھی

فَذَوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ	تَكْفُرُونَ (35)	إِنَّ	الَّذِينَ
پس چکھو تم	عذاب	بسبب اس کے کہ	تھے تم	کفر کرتے	بے شک	جنہوں نے

تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو، (35) جو لوگ

كَفَرُوا	يَنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوا	عَنْ	سَبِيلِ	اللَّهُ
کفر کیا	وہ خرچ کرتے ہیں	مال اپنے	تاکہ روکیں	سے	راستے	اللہ کے

کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں،

فَسَيَنْفِقُونَهَا	ثُمَّ	تَكُونُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةٌ	ثُمَّ	يُغْلَبُونَ
پس وہ خرچ کریں گے اُس کو	پھر	ہوگا	ان کے لیے	افسوس	پھر	وہ مغلوب ہو جائیں گے

سوا بھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

وَالَّذِينَ	كَفَرُوا	إِلَى	جَهَنَّمَ	يُخْشَوْنَ (36)	لِيَمْنَزَ	اللَّهُ
اور وہ لوگ جو	کافر ہیں	طرف	دوزخ	اکٹھے کیے جائیں گے	تاکہ جدا کر دے	اللہ

اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے (36) تاکہ خدا ناپاک کو

الْخَبِيثِ	مِنَ الطَّيِّبِ	وَيَجْعَلَ	الْخَبِيثَ	بَعْضَهُ	عَلَى	بَعْضِ
ناپاک	پاک سے	اور کر دے	ناپاک کو	اس کے ایک کو	پر	دوسرے

پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر

سورة الانفال رکوع نمبر 4

قرآن مجید

فَيَزِيحُ كُمَهُ	جَمِينًا	فَيَجْعَلُهُ	فِي جَهَنَّمَ	أُولَئِكَ	هُمْ الْخَسِرُونَ (37)
پھر ڈھیر بنا دے اسکو	اکٹھا	پھر ڈال دے اس کو	جہنم میں	یہی لوگ	وہ خسارہ پانے والے ہیں

ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ (37)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 29

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّي تَشَفُّو اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر و نہی کا فرق پیدا کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑے فضل والا ہے۔

مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے اپنے پرہیزگار بندوں پر جو احسان کیا کرتا ہے ان کا ذکر اس آیت مبارکہ میں کیا گیا ہے۔ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں تین طرح کے خاص انعامات سے نوازتا ہے۔ ایک انعام حق اور باطل یعنی اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی صلاحیت عطا کی جاتی ہے۔ دوسرا انعام سابقہ گناہوں سے معافی عطا کی جاتی ہے اور تیسرا انعام دوزخ کے عذاب سے بخشش ہے۔ ان تین انعامات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص کا ذکر فرمایا ہے۔

آیت نمبر 30

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْيَهُودُ أَوْ يَفْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ

ترجمہ: اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں کفار کی ان سازشوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو انہوں نے حضرت محمد ﷺ کے خلاف کیں۔ کفار مکہ کو یہ اندیشہ تھا کہ حضرت محمد ﷺ مدینہ ہجرت نہ کر جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو وہاں اسلام کی تبلیغ و اشاعت بہت آسان ہو جائے گی اور پھر لوگوں کو اسلام کی طرف راغب ہونے سے روکنا ناممکن ہو جائے گا۔ مشاورت کے لئے تمام کفار ایک مقام پر جمع ہوئے۔ مختلف مشورے دئے گئے، کوئی کہتا تھا، قید کیا جائے اور خوب زخمی کیے جائیں، کسی کی رائے تھی کہ انہیں وطن سے نکال دیا جائے۔ آخر میں ابو جہل کی رائے پر فیصلہ ہوا کہ تمام قبائل عرب میں سے ایک ایک جوان منتخب ہو اور وہ سب مل کر ایک ساتھ ان پر تلوار سے حملہ کر دیں۔ تاکہ بنی ہاشم سارے عرب سے لڑائی نہ کر سکیں اور دیت دینی پڑے تو تمام قبائل پر تقسیم ہو جائے۔

جب کفار آپ ﷺ کے خلاف تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ ﷺ کو قید کریں یا قتل کر دیں یا شہر بدر کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سب تدبیریں خاک میں ملا دیں۔ اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کے پاس جبرائیل کو بھیجا۔ آپ ﷺ اللہ کے حکم سے سورۃ یسین کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے باہر نکلے، جن کافروں نے محاصرہ کیا ہوا تھا ان کی بینائی سلب ہو گئی اور نیند سے اُٹھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر حکمت عملی والا ہے۔ اس کی مدد سے رسول خدا ﷺ بخیر و عافیت مکہ سے مدینہ سے ہجرت کر گئے۔ اور کفار اپنی تمام چالوں میں ناکام ہو گئے۔

آیت نمبر 31

وَإِذْ أَتْنَاهُمْ عَلَيْهِمْ إِنِّي أَنَا قَالُوا أَفَدَّ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ ۚ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا إِنَّا هَذَا آلَ آسَاطِيرِ الْأَوَّلِينَ ۝

ترجمہ: اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں۔ اور یہ ہے ہی کیا، صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔

مفہوم:

اللہ تعالیٰ مشرکوں کے غرور تکبر، ان کی سرکشی، ناحق شناسی کیا اور ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کی حالت بیان کرتا ہے کہ جھوٹ موٹ بک دیتے ہیں کہ ہاں بھی ہم نے قرآن سن لیا، اس میں رکھا کیا ہے۔ ہم خود قدرت رکھتے ہیں، اگر چاہیں تو اسی جیسا کلام کہہ دیں۔ حالانکہ وہ کہہ نہیں سکتے۔ اپنی عاجزی اور تہی دستی کو خوب جانتے ہیں، لیکن زبان سے شیخی بگھارتے تھے۔ جہاں قرآن سنا تو اس کی قدر گھٹانے کیلئے بک دیا جب کہ ان سے زبردست دعوے کے ساتھ کہا گیا کہ لاؤ اس جیسی ایک ہی صورت بنا کر لاؤ تو سب عاجز ہو گئے پس یہ قول صرف جاہلوں کی خوش طبعی کیلئے کہتے تھے۔

آیت نمبر 32

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنَّا كَانَتْ هَذِهِ آهُوا الْحَقِّ مِن عِنْدِكَ فَأَفْطِرْ عَلَيْنَا حَجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنِّي أَوَّانِنَا بَعْدَ آلِئِيمٍ ۝

ترجمہ: اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔

مفہوم:

اس آیت میں مشرکین مکہ کی اس دعا کا ذکر ہے جس میں انہوں نے کہا کہ خداوند اگر واقعی یہ ہی دین حق ہے جس کی ہم اتنی شدت سے مخالفت کر رہے ہیں تو پھر دیر کس بات کی ہے؟ گزشتہ اقوام کی طرح ہم پر بھی پتھروں کی بارش برسادی جائے یا کوئی اور اذیت ناک عذاب میں ہمیں مبتلا کر دیا جائے۔ اُن کو یہ کہنا چاہئے تھا اگر یہ حق ہے تو پھر تو ہمیں اس کو اپنانے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور اگر حق نہیں ہے تو ہمیں اس کے اپنانے کی توفیق نہ دے۔ اس بات سے ان لوگوں کی دشمنی اور ہٹ دھرمی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے کہا اگر یہ حق ہے تیری طرف سے تو تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسادے، یا ہمیں اور کسی درد ناک عذاب سے دوچار کر دے۔

آیت نمبر 33

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ طَوْماً كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

مفہوم:

اس آیت میں کفار کے عذاب کے مطالبے کو پورا نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جا رہی ہیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ جب تک اللہ کے نبی کسی علاقے میں موجود ہوں اور حق کی طرف دعوت دے رہے ہوں تو وہاں کے لوگوں کو مہلت دی جاتی ہے اور عذاب بھیج کر قبل از وقت ان سے اصلاح کا موقع سلب نہیں کر لیا جاتا۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنی سابقہ غفلت سے توبہ تائب ہو کر اللہ سے معافی کی درخواست کرتے ہوں اور آئندہ کے لیے اپنے رویہ کی اصلاح کر لیتے ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان میں عذاب نہیں بھیجتا۔ البتہ عذاب کا اصلی وقت وہ ہوتا ہے جب نبی اُس بستی پر پوری محنت کرنے کے بعد مایوس ہو کر وہاں سے نکل جائے یا نکال دیا جائے یا قتل کر ڈالا جائے، اور وہ بستی اپنے طرز عمل سے ثابت کر دے کہ وہ کسی اصلاح کرنے والے کو اپنے درمیان برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ مکہ میں بھی کفار کے درمیان پیغمبر رحمت ﷺ موجود تھے اور کچھ لوگ اللہ کی بارگاہ میں استغفار طلب کر رہے تھے ہوئے اسلام میں داخل ہو رہے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن پر عذاب نازل نہیں کیا۔

آیت نمبر 34

وَمَا لَهُمْ آلَا يَعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَا [] يَأْتِيهِمْ أَوْلِيَا [] وَذَٰلَا الْمُتَّقُونَ وَلَكِنَّ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ O

ترجمہ: اور (اب) انکے لئے کوئی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں؟ اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔

اس کے متولی صرف پرہیزگار ہیں۔ لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں کفار کے اُن برے اعمال کا ذکر کیا گیا ہے جو باعث عذاب تھے مگر اللہ نے پیغمبر ﷺ کی موجودگی اور استغفار کرنے والوں کی وجہ سے ان کو چھوڑ دیا۔ اس آیت میں یہ اشارہ اس غلط فہمی کی تردید کرتا ہے کہ قریش چونکہ بیت اللہ کے متولی ہیں اور وہاں عبادت بجالاتے ہیں اس لیے ان پر اللہ کا فضل ہے۔ جائز مجاور متولی تو صرف پرہیزگار لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔ اور ان کفار کا حال یہ ہے کہ ایک جماعت کو جو خالص خدا کی عبادت کرنے والی ہے، اس کو بیت اللہ میں آنے سے روکتے ہیں۔ اس طرح یہ متولی اور خادم بن کر رہنے کے بجائے اس عبادت گاہ کے مالک بن بیٹھے ہیں اور اپنے آپ کو اس بات کا مختار سمجھنے لگے ہیں کہ جس سے یہ ناراض ہوں اسے عبادت گاہ میں نہ آنے دیں۔ اس طرح کی حرکتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ یہ متقی لوگ نہیں ہیں۔ اپنی ناسمجھی کی وجہ سے وہ اس حقیقت کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

آیت نمبر 35

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَامًا [] يَأْتِيهِمْ تَصَدُّقًا يَفْذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ O

ترجمہ: اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے سوا کچھ نہ تھی تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب

(کا مزہ) چکھو۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں کفار کی ان عبادات کا ذکر کیا جا رہا ہے جو وہ بیت اللہ کی حدود میں کرتے تھے۔ سابقہ اقوام کی طرح مشرکین مکہ بھی اپنے دین سے ہٹ چکے تھے۔ ان کی عبادات کے انداز خود ساختہ تھے۔ اس آیت کریمہ میں ان کے اسی طرز عبادت پر تنقید کی جا رہی ہے کہ ان مشرک متولیوں کی بیت اللہ کے اندر عبادت کا طریقہ بڑا ہی عجیب ہے کہ بے لباس ہو کر طواف کرتے ہیں اور سیٹیاں اور تالیاں بجا کر اپنے آپ کو خوش کرتے ہیں۔ اس کا نام انہوں نے عبادت رکھ لیا۔ پھر اس پر دعویٰ یہ کہ اگر مسلمانوں کا دین سچا ہے تو ہم پر عذاب کیوں نازل نہیں ہوتا غالباً وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عذاب صرف آسمان سے پتھروں کی شکل میں یا خوفناک چیخ یا زبردست زلزلہ وغیرہ کی صورت میں ہی آیا کرتا ہے۔

غزوہ بدر میں ان کی شکست فاش اللہ کا ایسا عذاب تھا جس نے کفر اور کافروں کی کمر توڑ کے رکھ دی۔ انہوں نے جنگ پر اصرار تو محض اس توقع پر کیا تھا کہ مسلمانوں کی اس قلیل سی جماعت کو لگے ہاتھوں صفہ ہستی سے نیست و نابود کر دیں گے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ جنگ ہی اللہ کا عذاب بن کر ان پر مسلط ہونے والی ہے یا یہ کہ ان کی دعا کہ قبولیت کا وقت اب آچکا ہے اور تقدیر الہی کا فیصلہ اُن کے خلاف صادر ہونے والا ہے۔

آیت نمبر 36

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَنْفِقُونَ أََمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيَنْفِقُونَ نَهَا تَمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ

جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ○

ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا۔ اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

مفہوم:

اس آیت میں یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر کفار نے مسلمانوں کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے کثیر مال جمع کیا۔ جب جنگ ہوئی تو وہ مال ان کے کسی کام نہ آیا اور وہ جنگ ہار گئے۔ جو کافر اور منکر لوگ اپنا مال و دولت حق سے روکنے کیلئے خرچ کرتے ہیں، اُن کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ یہ لوگ حق کا تو کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ البتہ اس طرح اپنے مالوں کو خرچ کرنا ان کیلئے باعث حسرت و صدمہ ضرور ہوگا۔ پھر یہ مغلوب ہونگے اور ان کو اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لایا جائے گا۔ وہاں ان کو بڑا افسوس ہوگا کہ ہم نے یہ مسلمانوں کی مخالفت میں یہ مال و دولت کیوں جمع کیا یہ تو بالکل بے فائدہ ہے۔

آیت نمبر 37

لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضُهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكَبُ جَمِيعًا فَيَجْعَلُهُ فِي جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ○

ترجمہ: تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دے۔ اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

Free Ilm .Com

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزا اور سزا کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ قیامت والے دن پوری انسانیت کو اکٹھا کیا جائے گا، جو اللہ کے نافرمان ہوں گے اُن کو فرمانبرداروں سے الگ کر دیا جائے گا یعنی ناپاکوں کو پاکوں سے علیحدہ کیا جائے گا، پھر ناپاکوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر ڈھیر بنا دیا جائے گا اور اس پورے ڈھیر کو جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا یہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں گھائے کاسودا کیا اب یہ خسارہ پانے والے ہیں۔ جیسے صفائی کرتے ہوئے گھر میں موجود کارآمد چیزوں سے ناکارہ چیزوں کو نکالا جاتا ہے اور ڈھیر بنا کر کوڑا دان میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور کہنے والے کہتے ہیں یہ تو کوڑا ہے۔ اسی طرح کفار کے لئے بھی اعلان ہوگا کہ اگر کسی نے نقصان اٹھانے والے لوگ دیکھنے ہیں تو ان کفار کو دیکھ لیں۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- یُنْفِثُوا کا معنی ہے:

(الف) وہ قید کر دیں	(ب) وہ قتل کر دیں	(ج) وہ جلا وطن کر دیں	(د) یہ سب
---------------------	-------------------	-----------------------	-----------
 - 2- اَسَاطِیْرُ الْأَوَّلِیْنَ کا معنی ہے:

(الف) سابقہ کتابیں	(ب) انبیاء کے واقعات	(ج) اگلے لوگوں کی حکایتیں	(د) حکایتیں
--------------------	----------------------	---------------------------	-------------
 - 3- اَسَاطِیْرُ الْأَوَّلِیْنَ کا معنی ہے:

(الف) سابقہ کتابیں	(ب) انبیاء کے واقعات	(ج) پہلوں کی کہانیاں	(د) حکایتیں
--------------------	----------------------	----------------------	-------------
 - 4- مُكَائٍ کا معنی ہے:

(الف) سیٹیاں	(ب) تالیاں	(ج) باتیں	(د) افواہیں
--------------	------------	-----------	-------------
 - 5- فَيَزْكُمُهُ کا معنی ہے۔

(الف) وہ اسے جمع کرے	(ب) وہ بخشش مانگیں	(ج) مغلوب ہو جائیں	(د) ہانکیں جائیں
----------------------	--------------------	--------------------	------------------
 - 6- تَضْدِیْقٌ کا معنی ہے:

(الف) سیٹیاں	(ب) تالیاں	(ج) باتیں	(د) خبریں
--------------	------------	-----------	-----------
- باجاورد ترجمہ کے سوالات
- 7- مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے ----- پیدا کر دے گا۔

(الف) امر فاروق	(ب) امر فاروق	(ج) ایمان	(د) کشادہ رزق
-----------------	---------------	-----------	---------------
 - 8- جب انھوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے ----- برسے۔

(الف) پانی	(ب) پتھر	(ج) عذاب	(د) آگ
------------	----------	----------	--------
 - 9- خدا ایسا نہ تھا کہ کافروں کو عذاب دیتا جب کہ:

(الف) آپ ان میں تھے	(ب) اللہ کی عبادت کرتے تھے	(ج) مکہ میں رہتے تھے	(د) قرآن پڑھتے تھے
---------------------	----------------------------	----------------------	--------------------
 - 10- کفار کو جب اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں:

(الف) یہ کلام ہم نے لکھ لیا	(ب) یہ کلام ہم نے یاد کر لیا
(ج) یہ کلام ہم نے سن لیا	(د) یہ کلام ہم نے پڑھ لیا
 - 11- مسجد محترم کے متولی تو صرف ہیں:

(الف) پرہیزگار	(ب) کفار	(ج) مومن	(د) مشرک
----------------	----------	----------	----------
 - 12- کفار اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں کہ:

(الف) بڑھ جائے	(ب) لوگوں کو خدا کے راستے سے روکیں
(ج) پڑھ سکیں	(د) عیش کر سکیں

سورة الانفال رکوع نمبر 4

قرآن مجید

13- کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ خدا:

- (الف) حق اور باطل میں امتیاز کرے
(ب) ناپاک کو پاک سے الگ کر دے
(ج) گناہ گاروں کو مزادے
(د) باطل کو باطل کر دے

اضافی سوالات

14- گھانا پانے والے لوگ ہیں:

- (الف) مسلمان (ب) نماز پڑھنے والے (ج) سخاوت کرنے والے (د) اللہ کے نافرمان

15- خسارہ پانے والے لوگ ہیں:

- (الف) مسلمان (ب) نماز پڑھنے والے (ج) سخاوت کرنے والے (د) اللہ کے نافرمان

16- وَمَا زَيَّنَتْ اِذْ رَمَيْتْ مِیْن کس واقع کی طرف اشارہ ہے؟

- (الف) فتح مکہ (ب) کنکریاں پھینکنا (ج) جنگ خندق (د) غزوہ احد

17- وَاِذْ يَمْكُزُ بَکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِیْن کفار کی کون سی تدبیر کا ذکر ہے؟

- (الف) آپ کو قید کر لیں (ب) آپ کو جلا وطن کر دیں (ج) آپ کو جان سے مار ڈالیں (د) تینوں

18- کافر کہتے تھے کہ قرآن فقط ہے:

- (الف) سیاست (ب) شاعری (ج) حکمت کی باتیں (د) آگلوں کی حکایتیں

19- کافروں کی خانہ کعبہ میں نماز فقط یہ تھی: لاہور 2014ء

- (الف) سیٹیاں بجانا (ب) تالیاں بجانا (ج) بتوں کی عبادت کرنا (د) سیٹیاں اور تالیاں بجانا

20- سورة الانفال میں تقویٰ کے انعامات بیان ہوئے ہیں۔

- (الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 6

21- کون سب سے بہتر چال چلنے والا ہے/ تدبیر چلنے والا ہے؟

- (الف) شیطان (ب) جن (ج) انسان (د) اللہ تعالیٰ

22- اللہ تعالیٰ مومنین کے گناہ مٹا دیتے ہیں اور انہیں بخش دیتے ہیں اگر وہ:

- (الف) نیک کام کریں (ب) روزہ رکھیں (ج) خدا سے ڈریں (د) نماز پڑھیں

23- خبیث کا معنی ہے:

- (الف) نالائق (ب) ناپاک (ج) شرمناک (د) باوقار

24- سورة الانفال کے مطابق کفار نے اللہ تعالیٰ سے کیا مانگا؟

- (الف) پانی (ب) انعام (ج) عذاب (د) مال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ب	2	ج	3	ج	4	الف	5	الف	6	ب	7	ب	8	ب	9	الف	10	ج
11	الف	12	ب	13	ب	14	د	15	د	16	ب	17	د	18	د	19	د	20	ب
21	د	22	ج	23	ب	24	ج												

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

س 1- سورة الانفال میں تقویٰ کے حوالے سے کیا انعامات بیان ہوئے ہیں؟ (لاہور پورڈ 2014، 2015)

ج- تقویٰ کے انعامات

سورة الانفال میں تقویٰ کے حوالے سے درج ذیل انعامات بیان ہوئے ہیں:

1- مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے امر فارق پیدا کر دے گا یعنی نیکی اور بدی میں فرق کرنے کی صلاحیت تم میں پیدا کر دے گا۔

2- تمہاری برائیاں اور گناہ مٹا دے گا۔

3- اپنے فضل خاص سے تمہیں بخش دے گا۔

س 2- وَادْفِئْ مَكْرِبَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِمَّنْ كَسَّ وَاقِعَهُ كِطْفَرًا مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ أَشِدَّ مِنْ الْمَكْرِبِ أَشَدَّ؟ (گوجرانوالہ پورڈ 2015)

ج- وادفئ مکرِبَکُمُ

ہجرت مدینہ کے وقت ”جب کافر آپ A کے خلاف یہ تدبیریں کر رہے تھے“ کہ آپ A کو یا تو:

(1) قید کر دیں (2) قتل کر دیں (3) جلا وطن کر دیں

بالآخر ابو جہل کی رائے پر تمام قبائل نے اتفاق کر لیا کہ اسلام کے داعی حضرت محمد ﷺ کو قتل کر دیں۔ آدمی نامزد کر دیے گئے، قتل کا وقت مقرر کر دیا گیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حضرت جبرائیل کے ذریعے آگاہ فرما دیا اور بروقت ہجرت کا حکم ملا جس سے کافروں کی تدبیریں دھری کی دھری رہ گئیں۔ اس آیات میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

س 3- کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا؟ (لاہور پورڈ 2015)

ج- عذاب نازل نہ ہونے کی وجہ

کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس لیے عذاب نازل نہ کیا کیونکہ:

1- اور اللہ ایسا نہ تھا کہ جب تک آپ A ان میں تھے انہیں عذاب دیتا۔

2- اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

س 4- وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ o کا مفہوم لکھیں۔

ج- ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔
مفہوم:

اس آیت میں کفار کے عذاب کے مطالبے کو پورا نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جا رہی ہیں۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ جب تک اللہ کے نبی کسی علاقے میں موجود ہوں اور حق کی طرف دعوت دے رہے ہوں تو وہاں کے لوگوں کو مہلت دی جاتی ہے اور عذاب بھیج کر قبل از وقت ان سے اصلاح کا موقع سلب نہیں کر لیا جاتا۔ اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنی سابقہ غفلت سے توبہ تائب ہو کر اللہ سے معافی کی درخواست کرتے ہوں اور آئندہ کے لیے اپنے رویہ کی اصلاح کر لیتے ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان میں عذاب نہیں بھیجتا۔ البتہ عذاب کا اصلی وقت وہ ہوتا ہے جب نبی اُس بستی پر پوری مہنت کرنے کے بعد مایوس ہو کر وہاں سے نکل جائے یا نکال دیا جائے یا قتل کر ڈالا جائے، اور وہ بستی اپنے طرز عمل سے ثابت کر دے کہ وہ کسی اصلاح کرنے والے کو اپنے درمیان برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ مکہ میں بھی کفار کے درمیان پیغمبر رحمت ﷺ موجود تھے اور کچھ لوگ اللہ کی بارگاہ میں استغفار طلب کر رہے تھے تو انہیں داخل ہو رہے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل نہیں کیا۔

سورة الانفال رکوع نمبر 4

قرآن مجید

س5۔ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یَنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنِ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاَسَیَنْفِقُوْا نَهَا۟نْهُمْ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةٌ ثُمَّ یَغْلَبُوْنَ ۝۵

مفہوم لکھیں۔ گوجرانوالہ 2015ء

ج۔ ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا۔ اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔
مفہوم:

اس آیت میں یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر کفار نے مسلمانوں کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے کثیر مال جمع کیا۔ جب جنگ ہوئی تو وہ مال ان کے کسی کام نہ آیا اور وہ جنگ ہار گئے۔ جو کافر اور منکر لوگ اپنا مال و دولت حق سے روکنے کیلئے خرچ کرتے ہیں، اُن کو یہ پیغام دیا جاتا ہے کہ یہ لوگ حق کا تو کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ البتہ اس طرح اپنے مالوں کو خرچ کرنا ان کیلئے باعث حسرت و صدمہ ضرور ہوگا۔ پھر یہ مغلوب ہو گئے اور ان کو اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لایا جائے گا۔ وہاں ان کو بڑا افسوس ہوگا کہ ہم نے یہ مسلمانوں کی مخالفت میں یہ مال و دولت کیوں جمع کیا یہ تو بالکل بے فائدہ ہے۔

اضافی سوالات

س6۔ تقویٰ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ تقویٰ سے مراد

تقویٰ سے مراد اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ یعنی کوئی کام اور کلام اللہ کے حکم کے خلاف کرنا نہ بولنا۔ عام طور پر تقویٰ کا معنی پرہیزگاری لیا جاتا ہے۔ گناہوں سے بچنے کو پرہیزگاری کہتے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی وہی کوشش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

(لاہور 2016ء، گوجرانوالہ 2015ء)

س7۔ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلٰیْنَ سے کفار کی کیا مراد ہے؟

ج۔ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلٰیْنَ سے کفار کی مراد

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلٰیْنَ سے مراد پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ قرآن پاک کی آیات جب کفار کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں تو وہی پرانی حکایتیں ہیں جو پہلے لوگ کہتے چلے آ رہے ہیں، ہم نے ایسی بہت سی باتیں سنی ہوئی ہیں اگر ہم چاہیں تو ایسا ہی کلام کہہ سکتے ہیں۔

س8۔ جب کفار کو آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اُن کا رد عمل کیا ہوتا ہے؟

ج۔ کفار کا رد عمل

جب کفار کو قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں تو وہی پرانی حکایتیں ہیں جو پہلے لوگ کہتے چلے آ رہے ہیں، ہم نے ایسی بہت سی باتیں سنی ہوئی ہیں اگر ہم چاہیں تو ایسا ہی کلام کہہ سکتے ہیں۔

س9۔ خدا سے ڈرنے والوں کو کیا انعام دیا جائے گا؟

ج۔ خدا سے ڈرنے والوں کا انعام

سورة الانفال میں اللہ سے ڈرنے والوں کے انعام کے بارے میں ارشاد ہوا:

۱۔ مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے امر فارق پیدا کر دے گا یعنی نیکی اور بدی میں فرق کرنے کی صلاحیت تم میں پیدا کر دے گا۔

۲۔ تمہاری برائیاں اور گناہ مٹا دے گا۔

۳۔ اپنے فضل خاص سے تمہیں بخش دے گا۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2015)

س 10۔ کفار نے حضور ﷺ کی مخالفت میں کس طرح کی چالیں چلنے کا منصوبہ بنایا؟

ج کفار کی چالیں

کفار نے حضور ﷺ کی اشاعت اسلام سے متعلق کامیابیوں کو دیکھ کر مندرجہ ذیل تین طرح کے منصوبے بنائے:

۱۔ یا آپ ﷺ کو قید کر دیں

۲۔ یا قتل کر دیں

۳۔ یا جلا وطن کر دیں

مگر کفار کی یہ سب چالیں دھری کی دھری رہ گئیں کیونکہ اللہ پاک نے بہتر منصوبے کے ذریعے آپ ﷺ کو کفار سے چھکارا عطا فرمایا۔

س 11۔ قرآنی آیات سننے کے بعد کفار نے قرآن مجید کو کیا قرار دیا؟

ج۔ کفار کے نزدیک قرآن مجید

جب کفار کے سامنے قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی گئی تو انہوں نے کہا:

”اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی

کہہ دیں۔ اور یہ ہے ہی کیا؟ صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔“

س 12۔ کفار نے اللہ تعالیٰ سے کس طرح کے عذاب کا مطالبہ کیا؟

ج۔ کفار کا مطالبہ

کفار نے اللہ تعالیٰ سے عذاب کا درج ذیل مطالبہ کیا:

”اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔“

س 13۔ مسجد محترم (بیت اللہ) کے حقیقی متولی کون ہونے چاہئیں؟

ج۔ مسجد محترم کے متولی

بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر جہاں اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہ انتہائی مقدس جگہ ہے۔ اس کے انتظامات کے لئے بھی اللہ

تعالیٰ نے پرہیزگاروں بندوں کو ذمہ داری عطا فرمائی ہے۔ اس کے متولی کفار کسی صورت نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے فرمایا:

”اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی صرف پرہیزگار ہیں۔“

(لاہور بورڈ 2016)

س 14۔ اَسَاطِينُ الْأَوَّلِينَ کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ ترجمہ

”اگلے لوگوں کی حکایتیں، پہلوں کی کہانیاں“

س 15۔ اِنْ تَنْقُواْ اور فُرْقَانِ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

اِنْ تَنْقُواْ: اگر تم ڈرو گے فُرْقَانِ: امر فارق، اچھائی اور برائی میں فرق کرنے کی صلاحیت

س 16۔ سَيَاتِكُمْ اور ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

سَيَاتِكُمْ: تمہارے گناہ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ: بڑے فضل والا

س 17۔ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِبِينَ كاترجمہ لکھیں۔

ج۔ ترجمہ

”اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔“

س 18۔ حِجَارَةٌ أَوْ آلِيمٍ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

حِجَارَةٌ: پتھر آلِيمٍ: تکلیف دینے والا

س 19۔ يَسْتَغْفِرُونَ أَوْ يَصْذُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

يَسْتَغْفِرُونَ: وہ بخشش مانگتے ہیں يَصْذُونَ: وہ روکتے ہیں

س 20۔ أُولَئِكَ يَأْتُوا صَلَاتِهِمْ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

أُولَئِكَ يَأْتُوا: اُس کے متولی صَلَاتِهِمْ: اُن لوگوں کی نماز

س 21۔ فَذُوقُوا تَكْفُرُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

فَذُوقُوا: تو چکھو تَكْفُرُونَ: تم کفر کرتے تھے

س 22۔ حَسْرَةً أَوْ يُغْلَبُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

حَسْرَةً: افسوس يُغْلَبُونَ: وہ مغلوب ہو جائیں گے

س 23۔ الطَّيِّبُ أَوْ الْخَبِيثُ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

الطَّيِّبُ: پاک الْخَبِيثُ: ناپاک